

## استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کبیل آپریٹر حضرات عمومی طور پر انیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈن یونیورسٹی میں یہ سلسلہ کچھ حصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلام علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں۔

”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں۔  
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کردارے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟  
۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟  
۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟  
جواب عناصریت فرمائے گئے اور جواب عناصریت فرمائیں۔ والسلام

حضرت یوسف غایب شد اور حضرت یعقوب غایب شد اس کی شبیہ پر نام سر متعاق جام داشت فیضی اور کافی نام کے ذریعہ نبی مسیح صاحب کرام کی شکل و شبیہ اور ان کے کردار اور سیرت کو کھیل کی شکل میں پیش کرنا سخت گناہ کیسرہ ہے۔ جس سے تو براستغفار اور کامل اجتناب ضروری ہے۔ نیزان فلموں میں بہت سے اور بھی خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے با اوقات انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مثلاً ان فلموں میں انبیاء نبی مسیح کی توہین و تذمیل بھی لازم آتی ہے۔ اور انبیاء نبی مسیح کی توہین و تذمیل موجب کفر ہے۔ یہاں تک کہ فتحاء نے لکھا ہے کہ اگر انبیاء نبی مسیح کے اعضا میں کسی عضو کی توہین کی جاتی ہے تو اس سے آدمی کا فرہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے حضور علیہ السلام کے بالوں کے متعلق العیاز باللہ یہ کہا کہ آپ نبی مسیح کے معنوی بال تھے تو آدمی کی جاتی ہے تو اس سے آدمی کا فرہ ہو جاتا ہے۔ ولی الہندیہ:

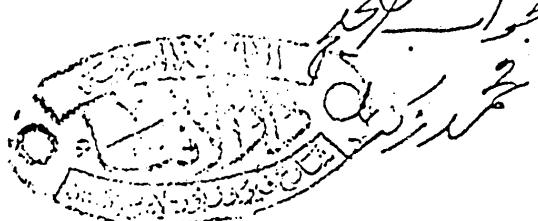
ولوقال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعییر یکثر (۲۶۳/۲)

ان طرح فتحاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی نبی کے بارے میں یہ کہا کہ اس کے بڑے بڑے بخشن تھے تو آدمی اس کہنے کی وجہ سے بھی کافر ہو جاتا ہے۔ ولی الہندیہ:

وقد قال قد كان طيب الظفر فدقيل يكثرا مطلقا (۲۶۳/۲)

اور اس فلم میں حضرت یوسف غایب شد کو ایسی شبیہ میں دکھایا جا رہا ہے جو شبیہ یوسف غایب شد کی توہین کی موجب ہے۔ مثلاً جھوٹی داڑھی کا دارکhana جبکہ انبیاء نبی مسیح میں سے کوئی نبی بھی مقطوع لکھی نہیں تھے۔ اسی طرح اس فلم میں غیر نبی کو نبی بنا کر پیش کیا گیا ہے جو خود موجب کفر ہے۔ نیز اس فلم کے اندر نبی کو ایسے کام کرتے ہوئے پیش کیا جاتا ہے جو لوگوں کا مقام ہیں۔ جب درب العالمین مرضیہ کی احصات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "والذین هم عن اللغو معرضون" علامہ سیوطی جیہنہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "أَيُّ مِنَ الْكَلَامِ وَغَيْرِهِ" چاہے اس لغو کا تعلق حنفیوں سے ہو یا کسی کام سے ہو۔ جب مرضیہ کی یہ شان ہے کہ وہ اشوبات سے اعراض کرتے ہیں تو انبیاء نبی مسیح کا مقام توان سے اوپنی ہے۔ لبند اور باطریت اولی الغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ قرآن میں یہ بھی فرماتے ہیں: "وَذَلِكُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يَتَوَلَّوْا لِعَبَادَةِ إِلَهٍ دُرْغَنَةٍ" چھوڑ دیجئے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو خیل اور تماشہ بنا رکھا ہے۔ حضرت مفتی شفیع بیہقی نے لکھا ہے کہ: "جس کام کا کرنا خود گناہ ہے اس کے کرنے والوں کی نیکی میں شریک رہنا بھی گناہ ہے" لمبند حکومت کا فرض بنانا ہے کہ اس قسم کی فلم پر بالہ دس اور باتیوں پر بالہ دس بائندی لگائی جائے۔ عالمہ کا تھی فرض بناتا ہے کہ جمیون کے اجتماع میں عوام کو اس کی حقیقت کے متعلق آگاہ کریں اور اس فلم کا دیکھنا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ اور اس فلم میں جن لوگوں نے اپنے آپ کو نبی کی شبیہ میں پیش کیا ہے وہ مرتد ہو چکے ہیں۔ اور مرتد کی سزا اگر تو نہیں کرنا تو قتل ہے۔ فتنۃ والہ اعلم

احمد بن سالم  
دارالافتاء، جامعہ اشرفیہ، لاہور  
دارب البر جب، ۱۴۲۷ھ/۱۹۰۹ء



الجواب صحیح  
درویث الحمد عمن عذر

### باسم تعالیٰ

الجواب:- انبیاء علیهم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کے حوالے سے جامعہ اشرفیہ لاہور کے فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہے۔ بلکہ ان فلموں میں بعض کام کفر و رتدار اور زندگی کے حدود کو بھی پار کر لیتا ہے۔ فقط و اللہ رحمہم.



هو الموفق. كتبه حسن الرحمن ععن دارالافتاء  
دار الفقہانی صیانت آماد پر  
۶۹ شوال المکرم موسیٰ محمد

